عقائد اهل السنة والجماعة

منظوم عقیدۂ طحاویہ

شاعر مترجم:

محمد شبیر قادری سحر اورنگ آبادی

بنظر ثانی:

ابوالشعراء حضور اولادرسول قدسی مصباحی دامت برکاتہ

بحسب فرمائش:

نبیرۂ صدرالشریعہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری حفظہ اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عقائد اهل السنة والجماعة

منظومِ عقیدۂ طحاویہ

شاعر مترجم:

محمد شبیر قادری سحر اورنگ آبادی

بنظر ثانی:

ابوالشعراء حضور اولادِ رسول قدسی مصباحی دامت برکاتہ

بحسب فرمائش:

نبیرۂ صدر الشریعہ مفتی فیضان المصطفیٰ قادری حفظہ اللہ

منظوم عقیدۂ طحاویہ

تعارف نامہ

نام : محمد شبیر قادری

تخلص : سحؔر اورنگ آبادی

ولادت : 13/شعبان المعظم 1417ھ، مطابق 3/جنوری 1996ء

ولدیت : حضرت العلام الشیخ الحافظ سیف اللہ القادری

تعلیم : حفظ و قرآت، عالمیت و فضیلت، تحقیق و تخصیص (مکمل) بی، اے (جاری)

مشرب : قادریت و چشتیت

مشغلہ : علمی خدمات، درس و تدریس (سربراہِ اعلیٰ: مدرسہ قادریہ کریمیہ، دھناواں)

اردو صحافت، شعر و سخن (مدیر اعلیٰ: فیضان سید الہند الکریم، ششماہی مجلہ، دھناواں)

رہائش : دھناواں، پوسٹ: ارتھوا، تھانہ: قاسمہ، بلاک: رفیع گنج، ضلع: اورنگ آباد، بہار، الہند

رابطہ : Email: shabbirsahar7@gmail.com

Mobile: 9004451375/9162544996

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

مقدمہ

حق تعالیٰ کے مقدس نام سے، ہے ابتدا
مہرباں تر، رحم فرماتا ہے جو، بے انتہا

خالقِ کونین کی خاطر ہیں، تعریفات سب
ہے وہی سارے جہانوں اور جہاں والوں کا رب

حجۃ الاسلام ابو جعفر طحاوی کہتے ہیں
مسلکِ احناف کی ترویج میں، جو رہتے ہیں

منظوم عقیدۂ طحاویہ

جو ثقہ ہیں، جو محدث اور فقیہ دین ہیں
یہ بیاں کردہ انھیں کے، فقہیہ آئین ہیں

یہ عقائد اہلِ سنت کے، ہیں واضح، مختصر
جو کہ بالتحقیق ہیں احناف کی ہی اصل پر

بو حنیفہ حضرتِ نعمان جن کے بانی ہیں
اور بو یوسف، محمد بن حسن شیبانی ہیں

☆☆☆

عقائد

ہم جو توحیدِ الٰہی کے عقیدے رکھتے ہیں
وہ بتوفیق خداوندی بیاں اب کرتے ہیں

1: واحد و یکتا ہے حق سبحانہ، وہ مطلقاً
لاشریک و بے بدل، بے شک ہے ربّ ذوالمنن

2: کوئی شی اس کی، کبھی ہو ہی نہیں سکتی مثال
3: کوئی شئ اس کو، نہیں کر سکتی عاجز اور نڈھال

4: حق ہے یہ، اس کے سوا معبود کوئی بھی نہیں
بالقیں قطعاً نہیں، بالکل نہیں، ہے ہی نہیں

5: وہ قدیم ایسا، نہیں اس کی کوئی بھی ابتداء
دائمی ہے وہ، نہیں اس کی کوئی بھی انتہاء

6: وہ فنا ہو جائے ایسی کوئی بھی صورت نہیں
ختم ہونا، یا کہ مر مٹنا، الٰہیت نہیں

7: کچھ نہیں ہوتا کبھی، اس کی مشیت کے بغیر
اس کے چاہے سے ہی سب ہوتا ہے، شر ہو یا کہ خیر

8: وہم کیا اس کی حقیقت تک پہنچ پائے کہیں؟
فہم اس کی ذات کا ادراک کر سکتی نہیں

9: وہ کسی مخلوق کے جیسا نہیں، ہرگز نہیں
اور کوئی مخلوق میں ویسا، نہیں ہرگز نہیں

10: ہے وہ زندہ، موت اس کو آ نہیں سکتی کبھی
وہ محافظ ایسا، نیند اور اونگھ تک سے ہے بری

11: کائناتِ کل کا، بے حاجت، وہی خلاق ہے
اور بدوں کلفت کے، وہ ہر ایک کا رزاق ہے

منظوم عقیدۂ طحاویہ

12 : وہ بلا خوف و خطر کے، موت دینے والا ہے
بے مشقت، اس کو دوبارہ، جلانے والا ہے

13 : وہ ازل سے، متصف اپنی صفت کے ساتھ ہے
خلق کے پہلے سے وہ ساری صفت کے ساتھ ہے

14 : کچھ زیادہ خلق کے ایجاد ہونے سے نہیں
ہر صفت اس کی تو پہلے سے تھی بے شک، بالیقیں

15 : اور جیسی ہیں، صفات اس کی ازل سے، جان لو
ویسی ہی بے شک رہیں گی، سب ابد تک، مان لو

16 : خالقیت اس کی، بعدِ خلق سے آئی نہیں
بعدِ تخلیقِ بریت، وہ ہوا باری نہیں

17 : ہے وہ رب اس وقت سے، کوئی نہ تھا مربوب جب
وہ تھا خالق اس گھڑی، کوئی نہ تھا مسبوب جب

منظوم عقیدۂ طحاویہ

18: جیسے احیا کے عمل سے، بعدِ احیا محیی ہے
ویسے ہی اپنی صفت سے، قبلِ احیا محیی ہے

19: ہے وہ ہر اک شئ پہ قادر، اس کے ہیں محتاج سب
ہے سب اس پر سہل، ہے حاجت کسی کی اس کو، کب

20: اس نے اپنے علم سے، مخلوق کی، تخلیق کی
21: ان کی تقدیریں لکھیں، 22: وقتِ اجل تعیین کی

23: اس پہ کچھ تخلیق سے پہلے بھی، پوشیدہ نہیں
ہے ازل سے علم اس کا، جانتا ہے، پیشگیں

24: حکم فرمایا، کرو اس کی اطاعت تاسکت
نہی فرمائی ہے بے حد سخت، از ہر معصیت

25: اس کی تقدیر و مشیت پر، ہے چلنا خلق کو
26: ہاں! مگر کچھ خاص بندوں کے لیے، وہ چاہے جو

منظوم عقیدہ طحاویہ

27: جس کو چاہے دے ہدایت، اور حفاظت، فضل سے
دے جسے چاہے ضلالت، اور ذلّت، عدل سے

28: سب کے سب اس کی مشیت کے تحت دائر ہوئے
یعنی ٹھہرے کل کے کل، ما بین عدل و فضل کے

29: پاک ہے وہ، ہر طرح کے ہمسر و اضداد سے
وہ منزہ ہے، نظیر و مثل اور انداد سے

30: اس کے حکم و فیصلہ کو، رد کیا کر پائے کہیں
کوئی بھی اس کے مقابل، غلبہ پا سکتا نہیں

31: اس پہ اپنا، بالیقیں، بالکلیہ ایمان ہے
اس کی جانب سے ہے ہر شے، اس کا بھی ایقان ہے

32: اور محمد مصطفیٰ ﷺ تو اس کے عبد خاص ہیں
وہ پسندیدہ رسول اس کے نبیِ خاص ہیں

33: ہیں وہ خاتم انبیاء کے، اتقیاء کے ہیں امام
ہیں وہ سردارِ رسولاں، ہیں وہ محبوبِ انام

34: بعدہ دعویٰ نبوت کا، ضلالت ہے بڑی
گمرہی ہے گمرہی، ہے یہ پرستش نفس کی

35: وہ جمیع انسان وجن کے واسطے، بھیجے گئے
دینِ حق، راہِ ہدیٰ، نور وضیاء کے ساتھ تھے

36: اور بے شک بالیقیں قرآں کلام اللہ ہے
جو بلا کیف، اس کا ہی فرمانِ حق آگاہ ہے

وحی فرمائی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر، رحمان نے
بالحقیقت جو کلام اللہ ہے ایقان سے

37: وہ نہیں مخلوق، خالق کا ہے وہ بے شک کلام
اس کے جیسا ہو سکے کیسے بھلا، قولِ انام

منظوم عقیدہ طحاویہ

38: جو کلامِ خلق اس کو بولے، بے ایمان ہے
ہم کو ہے ایقان، یہ اللہ جل جلالہ کا فرمان ہے

39: کرنا کچھ وصفِ بشر سے متصف، اللہ کو
کفر ہے، تم چھوڑ دو تشبیہ کو، اشباہ کو

40: رویت حق، اہلِ جنت کے لیے، حق ہے مگر
بس بلا کیف و احاطہ ہی، با وعلم وخبر

41: اور اس بابت، احادیثِ صحیحہ میں، جو ہیں
ہے ہمارا ان پہ ایماں، مانتے ہم ان کو، ہیں

ہم کسی تاویل کے، توضیح کے، قائل نہیں
اصل، مطلب، معنیٰ کیا ہے، ہم کو وہ حاصل نہیں

42: ہم کو اللہ جل جلالہ و رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی سونپنا
اس تعلق سے، سلامت رہنا ہے، بالکلیہ

منظوم عقیدۂ طحاویہ

43 : بس وہی رہ سکتا ہے، اسلام پر ثابت قدم
جو بہ استسلام ،حق کے سامنے، سر کردے خم

44 : ایسی چیزیں جن کی فہم ، انسان سے ہے ماورا
ان میں غور و خوض ، ہے توحیدِ خالص کی فنا

جو کرے گا ان میں غور و خوض ، وہ ہوگا تباہ
ہوگا بالآخر وہ منکر، از شکوک و اشتباہ

45 : اہلِ جنت کے لیے رویت کو وہمی جو کہے
وہ بلاشک و شبہ بالکل ہی ہے حق سے پرے

46 : نفی نقص از حق ،ضروری لازمی تنزیہ ہے
ورنہ پھر گمراہیت ہاتھ آتی ، از تشبیہ ہے

47 : کیوں کہ ہے بے شک ،صفت اللہ کی ، وحدانیت
کوئی بھی مخلوق میں رکھتا نہیں ایسی صفت

منظوم عقیدۂ طحاویہ

48: حد و غایت، عضو و ارکان و جوارح سے، ہے پاک
اور جہات ستہ کو، اس سے نہیں کچھ انسلاک

49: تمغہ معراجِ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رات میں، اللہ نے
حالتِ بیداری میں، نفسِ نفیس ان کو دیے

50: حوضِ کوثر بھی ہے برحق، بہرِ شانِ مصطفیٰ
ہے خدائے برتر و بالا نے کی، ان کو عطا

51: اور شفاعت بھی، وہ جس کا وعدہ حق نے ہے کیا
حق ہے، جو وارد شدہ ہے در حدیثِ مصطفیٰ

52: اور وہ میثاق، جو روزِ ازل واقع ہوا
جو کہ آدم، ابنِ آدم سے، خدا نے ہے لیا

53: رب ازل سے جانتا ہے، جو پرے ہے از خرد
جنتی اور دوزخی کے، کیا معین ہیں عدد

54 : وہ یونہی ، ہے بندوں کے افعال سے بھی باخبر
کیا وہ کرنے والے ہیں ، وہ جانتا ہے ، پیشتر

55 : جس لیے بندہ بنا ، اس کو ہے کرتا اختیار
56 : خاتمہ پر ہے ، سبھی اعمال کا دارومدار

57 : نیک بختی اور بدبختی کا سارا فیصلہ
از قضائے حق تعالیٰ ، سب مقرر ہو چکا

58 : اصل تقدیر الٰہی ، راز ہے اللہ کا
مطلع ہوتے نہیں ، جس پر ، ملائک ، انبیاء

59 : اس تعلق سے زیادہ فکر ، ہے درماندگی
جو کہ اسلامی اصولوں سے بھی ہے برگشتگی

60 : یہ ضروری باتیں تھیں ، روشن دلوں کے واسطے
راسخین فی العلم ، جو ہیں اولیاء اللہ کے

منظوم عقیدۂ طحاویہ

61: علم کی دو قسم ہے: اک خلق میں موجود ہے
دوسرا وہ علم ہے، جو خلق میں مفقود ہے

پہلے کا انکار اور دعوی دوم کا مت کرو
پہلے کو مانو، خدا پر، دوسرے کو، چھوڑ دو

62: رکھتے ہیں ایمان ہم، لوح وقلم پر پختہ تر
اور جو اس میں لکھے ہیں، ان سبھوں پر سر بسر

63: کل جہاں مل کر، لکھا اس کا، بدل سکتا نہیں
خامۂ تقدیر، اب دوبارہ چل سکتا نہیں

64: بندے نے جو کچھ خطا کی، تو وہ کرنے والا تھا
نیز جو اچھا کیا، اس کو وہ کرنے والا تھا

65: عالمِ کل ہے خدائے پاک، بندہ جان لے
حاکمِ مطلق ہے وہ، دل جان سے، یہ مان لے

منظوم عقیدۂ طحاویہ

کوئی بھی اس کے لکھے پر، باز پرس اس کا نہیں
کوئی اس کو زائل و تبدیل کر سکتا نہیں

کم، زیادہ کوئی اس کی خلق میں سے، کیا کرے
سب زمین و آسماں، اس کے ہی ہیں، پیدا کیے

66: عقدِ ایمان و اصولِ معرفت، توحیدِ حق
اور اقرارِ ربوبیّت، ضروری بے قلق

67: اور مخاصم حق تعالیٰ کا ہو جو تقدیر سے
جو دلِ بیمار سے سوچے، بہ وہم، آثم بنے

68: عرش و کرسی حق تعالیٰ کے ہیں، برحق، بالیقیں
69: اس کو بے شک، عرش و مادونہ کی، کچھ حاجت نہیں

70: وہ محیطِ کل ہے، وہ ہر ایک سے ہے بالاتر
اور خلق، اس کے احاطہ سے ہے عاجز سر بسر

71: رکھتے ہم ایمان، بالتصدیق بالتسلیم، ہیں
برگزیدہ حضرتِ موسیٰ و ابراہیم، ہیں

حضرت ابراہیم کو، حق نے خلیل اپنا کیا
اور کلیم اللہ، حضرت موسیٰ کو، فرما دیا

72: ہر فرشتہ، ہر نبی، نازل شدہ ساری کتاب
برحق و باحق ہیں بالکل، بے شکوک وارتیاب

73: اہلِ قبلہ جو بھی ہے، وہ صاحبِ ایمان ہے
گر رسول اللہ ﷺ پر بالکلیہ ایقان ہے

یعنی جو بھی لے کر آئے ہیں، محمد مصطفیٰ ﷺ
اور جو فرمایا، اور جس کی خبر دی باخدا

74: ذاتِ باری کی حقیقت میں، جسارت بحث کی
اور نزع کرتے نہیں، دینِ الٰہی میں کبھی

منظوم عقیدۂ طحاویہ

75: اور جدال ، اس کے کلامِ پاک میں بھی ، ہے حرام
ہم گواہی دیتے ہیں ، قرآن ہے رب کا کلام

جس کو لیکر حضرتِ روح الامیں نازل ہوئے
جس کے سارے علم ، حق نے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہیں دیے

76: وہ کلام اللہ ہے ، مخلوق وہ ہرگز نہیں
تو ، کلامِ خلق ، اس کی مثل ہو کیسے کہیں

77: ہم کیا کرتے نہیں ، اجماعِ امت کے خلاف
مومنوں کی قابلِ عظمت جماعت کے خلاف

78: اہلِ قبلہ کی نہیں تکفیر کرتے ، ہر گناہ
ہاں ! کوئی سمجھے کبائر کو روا ، ہوگا تباہ

79: اور ہم میں سے کوئی بھی قول یہ کرتا نہیں
کہ اہلِ ایماں کو ، گنہ نقصان پہنچاتا نہیں

80 : ہم کو ہے امید، صالح مومنیں کے واسطے
حق انہیں مغفور کر کے، داخلِ جنت کرے

پر گواہی بالیقیں، ہم اس کی تو دیتے نہیں
کیوں کہ یہ اک سر ہے از اسرارِ رب العالمیں

مومنوں کی مغفرت کی بھی دعا ہم کرتے ہیں
ان کے بارے میں عذابِ نار سے بھی ڈرتے ہیں

81 : ناامیدی مغفرت سے، امن از نار جحیم
دور کر دیتا ہے بالکل از صراطِ مستقیم

خوف اور امید کے ہی درمیاں، ہے راہِ حق
اہلِ قبلہ ہیں وہ، جو ہیں سالکین راہِ حق

82 : خارج از ایمان ہوں گے ان کے بس انکار سے
کر کے جو تسلیم، بندے داخلِ ایمان تھے

83 : بہرِ ایماں ، لازمی اقرار ٹھہرا ، باللسان
اور پھر تصدیق ، بہرِ کامل ایماں ، بالجنان

84 : شرع کی تصریح ، جو کی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے
حق ہیں ارشادات سارے ، سید ابرار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے

85 : اصل ایماں ایک ہے ، سب ہیں برابر ، اصل میں
ہاں ! خشیت ، تقویٰ ، امر و نہی پر ہیں عظمتیں

86 : اور کل مومن ، خدائے پاک کے ہیں اولیاء
اور عنداللہ ، تکریم ، اتباع کرنا ہوا

87 : اور ایمانِ مفصّل : ماننا اللہ کو
اور پھر اس کے فرشتوں ، ہر کتاب اللہ کو

اور جمیع اس کے رسل کو ، اور یومِ حشر کو
خیر و شر ، شیرین و تلخ اللہ کے ہر قدر کو

88 : اور ہم بالکلیہ رکھتے ہیں ایمان و یقیں
اور رسل کے درمیاں تفریق ہم کرتے نہیں

وہ رسل ، لے کر جو تعلیماتِ ربّی آئے ہیں
ہم تو ، اجمالاً بجاں تصدیق ان کی ، کرتے ہیں

89 : ہے جو امت سرورِ کون و مکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بالیقیں
وہ ہمیشہ کے لیے ، دوزخ میں جائے گا نہیں

گرچہ بے توبہ مرے ، اہلِ کبیرہ ہو ، مگر
وہ موحد ہو ، ہوا ہو خاتمہ ایمان پر

مومن عارف وہ سب ، بعدِ لقائے حق ہوئے
حق تعالیٰ کی ، مشیت حکم کے ، تابع بنے

بس جنہیں چاہے ، وہ بخشے ، خاص اپنے فضل سے
اور چاہے دے عذابِ نار ، اپنے عدل سے

اور نیکوں کی شفاعت سے، نکالے نار سے
اور کرے جنت عطا وہ، عظمتِ غفار سے

90: کیونکہ بالکل ہی الگ، دارین میں، اللہ نے
کر دیا ہے مومنوں کو، منکر و کفار سے

91: اے خدا اسلام و مسلم کے ولی! اسلام میں
ہم کو رکھ ثابت قدم، حتیٰ کہ تجھ سے جا ملیں

92: اہلِ قبلہ کی امامت، ہم صحیح ہیں مانتے
نیک ہو یا فاسق و فاجر، بشرط ایمان کے

یونہی جائز ہے، جنازے کی نماز، ان سب کی ہی
خواہ نیک و بد ہوں، ہاں! یاں بھی ہے شرط ایمان کی

93: ہم کسی کے بارے میں، یہ فیصلہ کرتے نہیں
باغِ جنت کو وہ پائے گا یا دوزخ آتشیں

کچھ کہیں کیوں ؟ باطنی کفر و نفاق و شرک پر
ہاں مگر ظاہر ہو جو، باطن سے ہے حق باخبر

94: واجب القتل ، اہلِ ایماں کو، نہیں گرادنتے
ہاں ! وجوب حد شرعِ پاک ، ہم ہیں مانتے

95: جی ، امام و حاکمِ حق کی بغاوت ، ہے غلط
اتباع ان کا کرو، گرچہ ہو سخت ، ان کا نمط

اتباع ان کا، ہے گویا طاعتِ رب العلی
الا ، جب جب معصیت کا حکم دے فرمانروا

96: سنت و اجماع کی طاعت ، کیا کرتے ہیں ہم
اختلاف و تفرقہ سے ، دور ہی رہتے ہیں ہم

97: اہلِ عدل ، اہلِ امانت سے محبت کرتے ہیں
اہل ظلم ، اہلِ خیانت سے تو نفرت کرتے ہیں

98 : مشتبہ چیزوں میں ہم دیتے ہیں بس یونہی جواب
ہم نہیں یہ جانتے ، اللہ اعلم بالصواب

99 : ہم تو جائز مانتے ہیں، مسح کرنا موزوں پر
جیسا وارد ہے حدیثوں میں ، سفر ہو یا حضر

100 : ماتحت حکام کے ، بے نسخ ، ہے حج و جہاد
تا قیامت ، نیک ہو حاکم یا فاجر نا مراد

101 : ہم کراماکاتبیں پر ، رکھتے ہیں ایمان بھی
جو ہمارے واسطے نگراں مقرر ہیں قوی

102 : اور عزرائیل پر ، جو ہیں مؤکل موت کے
جو ہیں ذمہ دار ، ارواح جہاں کے قبض کے

103 : اور عذابِ قبر اور منکر نکیروں کے سوال
جو کہ رب ، دین و نبی کے بارے میں ہوں گے سوال

104 : قبر، یا تو باغِ جنت میں سے باغیچہ بنے
یا تو دوزخ کے گڑھوں میں سے وہ اک گڑھا بنے

105 : بعد مرنے کے، دوبارہ جینے پر، بھی ہے یقیں
بدلہ کاموں کا، وہ ہونا پیشِ ربّ العالمیں

وہ حساب، اعمال نامہ، ہر ثواب، اک اک عذاب
پل صراطِ نار، میزانِ عمل، سب ہیں صواب

106 : جنت و دوزخ تو پیدا، کب کی ہی، کی جا چکیں
جو نہ تو ہوں گی فنا، ہوں گی پرانی بھی نہیں

107 : خلق سے پہلے بنایا، جنت و نیران کو
بعد اس کے، جنت و دوزخ کے جن انسان کو

اہلِ جنت جو ہوئے، وہ رب کے فضلِ خاص سے
اور اہلِ نار پر، چھائے اثر انصاف کے

108 : ہر کوئی کرتا ہے، وہ جس کے لیے فارغ ہوا
اور ہوتا ہے وہی اس سے، وہ جس خاطر بنا

109 : خیر وشر، دونوں ہی بندوں کے مقدر ہیں بنے
جو کہ بندوں پر مقرر ان کی چاہت سے ہوئے

110 : استطاعت، فعل کی، یعنی کہ توفیقِ عمل
ہوتی ہے، اللہ کی قدرت سے، بر وقتِ عمل

استطاعت، طاقت و اسباب کے معنی میں، تو
کام سے پہلے سے ہی حاصل ہے عبد اللہ کو

111 : بندوں کے افعال، ہیں پیدا کیے اللہ کے
ہاں! مگر ہوتے ہیں صادر، بندوں کے ہی کسب سے

112 : رب نہیں کرتا مکلف، ہاں مگر! بس حسبِ تاب
بندے کو ہوتی ہے جس کی تاب وقوت دستیاب

113 : ساری چیزیں چلتی ہیں، اس کی مشیت کے تحت
اس کے ہی علم و قضاء، تقدیر و قدرت کے تحت

114 : ہر ارادے سے، ارادہ حق کا، اونچا ہے بہت
سارے حیلوں سے، قضاء اللہ اعلیٰ ہے بہت

115 : چاہتا ہے جو وہی کرتا ہے رب العالمیں
پر، کسی پر ظلم، حاشا وہ کبھی کرتا نہیں

116 : ہر برائی، ہر خرابی سے منزہ ہے خدا
ہر طرح کے عیب و خامی سے وہ بالکل ہے جدا

117 : زندہ لوگوں کی دعاؤں اور صدقوں کے سبب
مردہ لوگوں کو بخوبی نفع پہنچاتا ہے رب

118 : حق تعالیٰ ﷻ کرتا ہے مقبول، لوگوں کی دعا
اور وہ پورا کیا کرتا ہے، بے شک، مدعا

119 : سب کا وہ مالک ہے، مالک اس کا، کوئی بھی نہیں
120 : ایک لمحے کو بھی، کوئی اس سے مستغنی نہیں

121 : وہ غضب فرماتا ہے، راضی بھی ہوتا ہے خدا
ہاں مگر وصف اس کا، ہرگز بھی نہیں مخلوق سا

122: ہم صحابہ میں سے ہر اک سے، محبت کرتے ہیں
ان سے نفرت کرنے والوں سے، عداوت رکھتے ہیں

بالیقیں، ان کی محبت، دین ہے، ایمان ہے
اور ان سے بغض رکھنا، کفر اور طغیان ہے

123 : دس صحابہ، جن کو جنت کی بشارت، دی گئی
ان کے حق میں، ہم بھی دیتے ہیں گواہی، خلد کی

یعنی : بوبکر و عمر، عثماں، علی، طلحہ، زبیر
سعد آں شیرِ دلیر اور وہ سعیدِ عبدِ خیر

اور عبد الرحماں بن عوف اہلِ نازِ منعمیں
بوعبیدہ ابن جراح، ایشاں امت کے امیں

124 : حضرتِ بوبکر ہیں اول خلیفہ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے
حضرتِ فاروقِ اعظم بعد ان کے دوسرے

حضرتِ عثمان ذوالنورین ٹھہرے تیسرے
حضرتِ مولیٰ علی شیر خدا چوتھے ہوئے

125 : جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب، آل، ازواج کو
مانے طاہر، تو کبھی ہرگز منافق وہ نہ ہو

126 : تابعین خیر، اسلاف، اہلِ فقہ، اہلِ نظر
ہے بدی سے ذکر ان کا کرنے والا اہلِ شر

127 : ہم ولی کو، انبیاء سے، کہتے ہیں اعلیٰ نہیں
بلکہ ہے، سارے ولی سے، اک نبی، افضل تریں

128: اولیاء کی، ہم کرامت کو، ہیں برحق مانتے
معتبر مروی قصص کو بھی، ہیں حق گردانتے

129: اور علاماتِ قیامت پر، یقیں ہم رکھتے ہیں
روئے اخبارِ نبوت سے، انہیں حق کہتے ہیں

ہے خروج فتنۂ دجال، ان میں سے ہی یک
اور نزولِ حضرتِ عیسیٰ بھی ہوگا، از فلک

ہوگا مغرب کی طرف سے، جب طلوعِ آفتاب
بند ہو جائے گا، اس لمحہ سے، توبہ کا بھی باب

دابہ، مخصوص چوپایے کا بھی ہوگا خروج
اس گھڑی ہوں گی، علاماتِ قیامت، برعروج

130: کیوں نجومی اور کاہن کی کریں توثیق ہم
ان کی کرتے ہی نہیں قطعاً ذرا تصدیق ہم

منظوم عقیدۂ طحاویہ

131 : جو کتاب و سنت و اجماع کے ہو گا خلاف
بالیقیں وہ کرنے والا ہو گا حق سے انحراف

132 : ہیں سوادِ اعظمِ اسلام ہی حق و صواب
اور مخالف ان کا، پائے گا ضلالت اور عذاب

133 : ہے زمین و آسماں میں، دینِ حق، اسلام ہی
کیونکہ عند اللہ ٹھہرا ہے پسندیدہ یہی

134 : ہاں وہ دیں جو پاک ہے افراط اور تفریط سے
درمیاں ہے جو کہ ہر تشبیہ اور تعطیل کے

جو کہ جبر و قدر، امن و یاس کے مابین ہے
جو ہے راہِ اعتدال، اس میں ہی، ہر سکھ چین ہے

☆ ☆ ☆

خاتمہ

یہ عقائد ہیں ہمارے، ظاہراً اور باطناً
ہم مخالف سے بری ہیں، پیشِ ربّ ذو المنن

یا الٰہی! ہم کو رکھ، ثابت قدم، ایمان پر
اور بالآخر ہمارا نکلے دم، ایمان پر

مختلف خواہش، جدا گانہ صلاح و مشورہ
رکھنے والوں سے، تو رکھ محفوظ، بہرِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

بد مذاہب اہلِ تشبیہ، اور اہلِ اعتزال
جہمیہ اور قدریہ اور جبریہ کے جیسے ضال

اور جو جو بھی ہیں، اجماع اور سنت کے خلاف
گمرہی میں ہیں گڑے، کر کے وہ حق سے، انحراف

ایسے گمراہوں سے بالکل چاہتے ہیں ہم برات
حق تعالیٰ بدعقائد سے ہمیں بخشے نجات

☆☆☆

محمد شبیر قادری سحرؔ اورنگ آبادی

1 / ربیع النور 1442ھ